السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

زانیہ عورت کو بھی عدت گزارنی ہوگی، جیسا کہ منکوحہ عورت کو گزارنی ہوتی ہے یا نہیں؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

اِنِ الْحُكْمُ اِلَّا لِلّٰهِ (یوسف: ۴۰) ''فرمانروائی صرف اللہ تعالیٰ ہی کی ہے۔''

صورت مسئولہ چند شقوق کی متحمل ہے۔ سب کا جواب علیحدہ ہے:

۱۔ عورت زانیہ غیر منکوحہ ہے۔ اس حالت میں اس کی عدت استبرار رحم ہے۔ یعنی وطی آخر کے بعد سے اتنا انتظار کرے کہ حاملہ نہ ہونے کا یقین ہوجائے اور اگر حاملہ ہے تو وضع حمل تک انتظار کرے۔

لقولہ تبارک وتعالیٰ: وَاُولَاتُ الْاَحْمَالِ اَجَلُهُنَّ اَنْ يَّضَعْنَ حَمْلَهُنَّ (الطلاق: ۴)

''اور حاملہ عورتوں کی عدت ان کے وضع حمل ہے۔''

وفسرہ النبی ﷺ بقولہ: ''لا توطأ حامل حتی تضع، ولا غیر ذات حمل حتی تحیض حیضة'' رواہ أحمد وأبوداود والحاکم من حدیث أبی سعید الخدري، وروی أحمد وأبوداود والترمذي وابن حبان من حدیث رافع بن ثابت أن النبی ﷺ قال: ''لا یحل لأحد یؤمن باللہ والیوم الآخر أن یسقی ماءہ زرع غیرہ۔'' (مسند أحمد ۳/ ۸۷، سنن أبی داود، رقم الحدیث۲۱۵۷، المستدرک للحاکم ۲/ ۲۱۲)، (مسند أحمد ۴/ ۱۰۸، سنن أبی داود، رقم الحدیث۲۱۵۸، صحیح ابن حبان ۱۱/ ۱۸۶)

''اس کی تفسیر نبی ﷺ نے اپنے اس قول سے فرمائی ہے کہ کسی حاملہ سے وطی نہیں کی جائے گی یہاں تک کہ وہ بچہ جن دے اور بغیر حمل والی سے بھی وطی نہیں کی جائے گی، حتی کہ اس کو ایک حیض آجائے۔ اس کی روایت احمد، ابوداود اور حاکم نے ابوسعید خدری کی حدیث سے کی ہے۔ احمد، ابوداود، ترمذی اور ابن حبان نے رافع بن ثابت کی حدیث سے روایت کی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: کسی ایسے شخص کے لیے حلال نہیں جو اللہ اور یوم آخر پر ایمان رکھتا ہو کہ اپنے پانی سے کسی اور کی کھیتی سیراب کرے۔''

لیکن اگر کسی ایک شخص سے وہ عورت مبتلائے زنا تھی اور اب اسی مرد سے نکاح کرے تو اب اس کو استبرارِ رحم یا وضعِ حمل کے انتظار کرنے کی ضرورت نہیں ہے، کیونکہ اس حالت میں ''سقی الماء فی غیر زرع'' نہیں ہے

۲۔ عورت زانیہ کسی کی منکوحہ ہے اور شوہر سے تعلق بھی تھا اور اب شوہر نے انتقال کیا، اس صورت میں اگر عورت حاملہ نہیں ہے تو اس کو شوہر کی وفات کی عدت پوری کرنا ضروری ہے۔ لقولہ تعالیٰ:

وَالَّذِيْنَ يُتَوَفَّوْنَ مِنْكُمْ وَيَذَرُوْنَ اَزْوَاجًا يَّتَرَبَّصْنَ بِاَنْفُسِهِنَّ اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ وَّعَشْرًا (البقرۃ: ۲۳۴)

''تم میں سے جو لوگ وفات پا جائیں اور بیویاں چھوڑ جائیں تو وہ عورتیں اپنے آپ کو چار مہینے اور دس دن عدت رکھیں۔''

اور اگر وہ عورت حاملہ ہے تو اس کی عدت وضع حمل ہے۔ لقولہ تبارک وتعالیٰ:

وَاُولَاتُ الْاَحْمَالِ اَجَلُهُنَّ اَنْ يَّضَعْنَ حَمْلَهُنَّ (الطلاق: ۴)

''اور حاملہ عورتوں کی عدت ان کے وضع حمل ہے۔''

اگرچہ حمل زنا کا ہو۔ لقولہ ﷺ: ''الولد للفراش وللعاھر الحجر'' (صحیح البخاري، رقم الحدیث۱۹۴۸، صحیح مسلم، رقم الحدیث۱۴۵۷)

''بچہ صاحب خانہ کا ہے اور زانی کے لیے پتھر ہے۔''

۳۔ عورت زانیہ کسی کی منکوحہ ہے، مگر شوہر سے اس کی خلوت صحیحہ نہیں ہوئی ہے یا خلوت صحیحہ ہوئی، مگر شوہر نابالغ ہے یا ایسا جرح ہے جس سے دونوں میں باہمی تعلق نہ ہونا متقین ہے اور اب اس کا شوہر قضا کرگیا۔ اس کی عدت چار مہینہ دس دن تو ضروری ہے۔ عام ازیں کہ حاملہ ہو یا نہ ہو، اور بعد انقضاءِ عدت اگر وہ عورت حاملہ ہو تو اس کا حکم وہی ہے جو اوپر گزرا، یعنی جس مرد کا بہ تعلق زنا اس کو حمل ہے، اسی سے نکاح کرنے میں وضع حمل کا انتظار ضروری نہیں ہے اور اگر دوسرے شخص سے نکاح کرے تو وضع حمل تک انتظار کرنا ضروری ہے۔

۴۔ عورت زانیہ کسی کی منکوحہ ہے۔ اب شوہر نے انتقال نہیں کیا، بلکہ طلاق دے دیا۔ اس صورت میں عدت طلاق اس کو پوری کرنا چاہیے، اس لفصیل کے ساتھ جو متوفی عنہا زوجہا کی باتوں میں بیان ہوا۔

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

مجموعہ مقالات، وفتاویٰ

صفحہ نمبر231

محدث فتویٰ